# اداریہ:

## وحدت واتحاد ایک عظیم الٰہی نعمت

تمام تعریفیں اس خدائے وحدہ لاشریک کے لئے مخصوص ہیں جو اس کائنات کا خالق و مالک ہے۔ جس نے اپنی مخلوقات کی فلاح وبہبود کو نگاہ میں رکھتے ہوئے زمین وآسمان کو زیور وجود سے آراستہ کیا اور اس دنیا کو مختلف النوع نعمتوں سے مالامال کردیا۔ جس نے اپنے برگزیدہ بندوں کو اپنا پیغمبر ورسول بنا کر اس دنیا میں بھیجا تاکہ وہ بنی نوع انسان کی ہدایت ورہنمائی کا کام انجام دیں اور لوگوں کو ہر طرح کی گمراہیوں سے بچتے ہوئے اس راہ پر چلنے کا درس دیں جو صراط مستقیم ہے اور جس پر گامزن رہنے والے عظیم الٰہی نعمتوں کے حقدار ہوتے ہیں۔ واضح رہے کہ راہ حق کی طرف ہدایت ورہنمائی کرنے والے برگزیدہ بندگان خدا کو ہی پیغمبر کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ خداوند عالم کے ان منتخب بندوں کی زندگی دنیائے بشریت کے لئے اسوۂ حسنہ اور الٰہی فیوض وہدایات و احکام کا ایسا مفید وگہرا چشمہ ہے جو کبھی خشک ہونے والا نہیں ہے۔ ان لوگوں کی زندگی نور خداوندی کا ایسا مرکز ہے جہاں تاریکی کا گزر نہیں اور مکروفریب کی تاریکیوں سے بھری ہوئی اس دنیا میں زندگی بسر کرنے والے لوگ اگر سیرت نبوی کو اپنے لئے نمونۂ عمل بنالیں تو ان کی زندگی بھی غیر معمولی نور سے منور و مالامال ہوجائے۔ اگر خداوند عالم نے ان نمونۂ روزگار شخصیتوں کو اس دنیا میں نہ بھیجا ہوتا تو پوری کائنات پر ظلم وبربریت اور غیر معمولی تاریکی وگمراہی کا بول بالا ہوتا اور کسی فرد واحد میں بھی اتنی جرأت نہ ہوتی کہ وہ ظالم کو ظالم کے نام سے خطاب کرتا۔ بہرحال خداوند عالم نے بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے انبیاء علیہم السلام بھیجے اور انہیں الٰہی احکامات پر

مشتمل صحیفہ ومقدس کتاب بھی عطا کی تا کہ ان صحیفوں میں مذکور الٰہی احکامات کی پیروی ہو سکے اور لوگ ہر طرح کے مفاسد سے کنارہ کشی اختیار کرتے ہوئے ایسی زندگی بسر کر سکیں جو فقط اس دنیا میں ہی نہیں بلکہ آخرت میں بھی ان کی نجات کا باعث ہو۔

تاریخ شاہد ہے کہ خداوند عالم نے حضرت محمدؐ بن عبد اللہ کو اپنا آخری ہادی ورہبر بنا کر اس دنیا میں اس وقت بھیجا جب ہر طرف غیر معمولی تاریکی چھائی ہوئی تھی اور دنیائے بشریت غیر معمولی گمراہی کے دلدل میں پھنسی ہوئی تھی اور پیغمبر اکرمؐ مقدس کتاب قرآن اور اپنے اہلبیت اطہارؑ کے مثالی اعمال کے ذریعہ راہ نجات کی نشاندہی کرنی تھی کیونکہ اس کائنات کی خلقت کا سبب انھیں کی ذات تھی چنانچہ اکثر مقامات پر واضح لفظوں میں یہ ارشاد الٰہی دیکھنے کو ملتا ہے کہ ”اے پیغمبر اگر تمہاری خلقت مقصود نہ ہوتی تو ہم نے اس دنیا کو ہرگز خلق نہ کیا ہوتا۔“ بہر حال پیغمبر اکرمؐ عظیم الٰہی مشن کے ساتھ اس دنیا میں تشریف لائے۔ وہ اس دنیا میں جو کام انجام دینا چاہتے تھے وہ آسان نہ تھا۔ دنیا پر ظلم وطاقت کی حکمرانی تھی۔ لاقانونیت نے قانون کا درجہ حاصل کرلیا تھا اور خداوند عالم کی حقیر و بے جان مخلوق یعنی سوکھی ہوئی لکڑی اور پتھروں کو خدا کا نام دیدیا گیا واضح رہے کہ فقط عرب معاشرہ میں خانہ کعبہ میں موجود ایسے ۳۶۰ سے زائد خداؤں کی موجودگی میں صرف ایک خدا کی عبادت کی طرف لوگوں کو مدعو کرنا کوئی آسان کام نہ تھا۔ یہی وجہ تھی کہ جیسے ہی پیغمبر نے ”قولوا لاالہ الاالله وتفلحوا“ کی آواز بلند کی، اس زمانے کی بڑی طاقتوں کے غلاموں نے اپنے خود ساختہ خداؤں کے دفاع کی خاطر ان پر ظالمانہ حملوں کی بھرمار کر دی لیکن پیغمبرؐ نے صبر وشکر کے ساتھ اپنا تبلیغی مشن جاری رکھا اور دفاعی سرگرمیوں کے سایہ میں لوگوں تک الٰہی پیغامات کو پہونچاتے رہے اور لوگوں کو ان کے حقیقی مقصد حیات کی طرف متوجہ کرتے رہے۔ انسانی سماج میں موجود قوم و قبیلہ اور نسل ورنگ کو جماعتوں کی شناخت کا ذریعہ قرار دیتے ہوئے ہر شخص کو اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رہنے کی ہدایت کرتے رہے اور لوگوں کو یہ باور کراتے رہے کہ مختلف نسلوں

اور قبیلوں کی موجودگی کا مقصد باہمی شناخت کو قائم رکھنا ہے۔ اس کو باعث اختلاف و بغض وعداوت مت بناؤ۔ نسلی یا قومی اعتبار سے کسی کو کسی پر کوئی فضیلت نہیں حاصل ہوا کرتی بلکہ فضیلت حاصل کرنے کا واحد ذریعہ تقویٰ وپرہیزگاری ہے۔ تلوار و اقتدار پر اپنی پکڑ مضبوط رکھنے کا نام اسلام نہیں ہے بلکہ اپنی جملہ خواہشات کے ساتھ بارگاہ خداوندی میں سر تسلیم خم کردینے کا نام اسلام ہے۔ اسلام کو جغرافیائی، نسلی، قومی، تمدنی اور لسانی حدود کے دائرہ میں محدود کرنا فعل عبث اور مکمل نادانی ہے۔ اسلام تو ایک آفاقی پیغام کا نام ہے۔ یہ دنیا کی تمام قوموں اور برادریوں کے درمیان اتحاد کے ذریعہ ایک عظیم عالمی اسلامی برادری کی تشکیل کا خواہاں ہے فقط مسلمانوں کے درمیان اتحاد قائم کرنا ہی اس کا آخری مقصد نہیں ہے بلکہ اتحاد بین المسلمین تو عالمی انسانی برادری کے درمیان آفاقی اتحاد کی پہلی کڑی ہے۔ اسلام کی مقدس کتاب قرآن مجید صرف مسلمانوں کی نہیں بلکہ پوری دنیائے بشریت کی ہدایت کے منصوبے کے ساتھ نازل ہوئی ہے۔ اور اس کتاب نے جس خدا کو معبود و مسجود قرار دیا ہے وہ صرف مسلمانوں کا خدا نہیں بلکہ رب العالمین ہے اور اس نے اپنے آخری ہادی ورہبر کو رحمت للعالمین بنا کر بھیجا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ جب تک بقید حیات رہے تمام مخلوقات خداوندی کے لئے مجسمۂ رحمت رہے اور ان کے بعد ان کے اہلبیت اطہار اور باوفا اصحاب ان کی تعلیمات کو مشعل ہدایت بنائے رہے۔

انہیں حقائق کو نگاہ میں رکھتے ہوئے بیسویں صدی کی مایۂ ناز شخصیت امام خمینیؒ نے ایران میں اسلامی انقلاب کی کامیابی کے بعد پیغمبر عظیم الشان حضرت محمدؐ کی ولادت باسعادت کی سالگرہ کے موقع پر ہفتۂ وحدت کی تشکیل کی سفارش کی تھی تاکہ موجودہ دنیا کو پیغمبر اسلامؐ کی تعلیمات سے آشنا کیا جاسکے اور لوگوں کو یہ بتایا جاسکے کہ اسلام امن وسلامتی کا پیغامبر ہے۔ یہ ظالموں اور دشمنوں کے خلاف ہی نہیں بلکہ خود اپنے نفس کے خلاف جہاد کا درس دیتا ہے اور جہاد نفس کو جہاد اکبر کا درجہ عطا کرتا ہے۔ جہاد اکبر میں کامیابی حاصل کرنے والے لوگوں کو

عالمی اسلامی کانگریس یعنی حج کے موقع پر اپنے گھر کی طرف مدعو کرتا ہے اور ''لبّیک ، اللّٰھم لبّیک'' کا نعرہ لگاتے ہوئے ایک ہی رنگ وروپ کے حامل یہ عربی، ایرانی، ہندی، چینی، امریکی، ایشیائی اور یورپی مسلمان اس عالمی انسانی اور اسلامی برادری کی ہلکی سی جھلک پیش کرتے ہوئے نظر آتے ہیں جو پیغمبر اسلامؐ کے الٰہی مشن کا بنیادی مقصد تھا اور یہ وحدت واتحاد ہی درحقیقت عظیم الٰہی نعمت ہے جس کی کمی کی وجہ سے آج دنیائے بشریت تباہی کے دہانے تک پہونچ گئی ہے۔

درحقیقت موجودہ صدی کو اسلامی تعلیمات کی سخت ضرورت ہے۔ دنیا اسلامی تعلیمات کی پیاسی ہے اور خود کو امت محمدی سے وابستہ سمجھنے والے ہر مسلمان کا بنیادی فریضہ ہے کہ وہ اپنے قول وعمل کے ذریعہ دنیا کو امن وسلامتی اور اخوت وبرادری کا پیغام دے اور موجودہ اسلام دشمن پروپگنڈوں کے مقابلے میں حقیقی اسلامی تعلیمات کو اجاگر کرنے میں ہمہ تن سرگرم رہے اور اس راہ میں ہر ممکن قربانی پیش کرنے میں ذرہ برابر ہچکچاہٹ محسوس نہ کرے۔ مکمل خود اعتمادی اور خداوند عالم کی لازوال طاقت پر بھروسہ کرتے ہوئے لوگوں کو حق وصداقت کی طرف متوجہ رکھنا ہی ''حقیقی راہ اسلام'' ہے اور خداوند عالم ہم لوگوں کو اس راہ پر گامزن رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆☆